وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ و شاب مفید عاقل موقظ غافل
مسمّٰی بہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ و ضمیمہ عجیبہ کے ساتھ
جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہائیت محققانہ مدلّل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مُصنّفہ
حضرت حکیم الامت مولانا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باھتمام
محمد اقتدار خاں عرف مصطفٰے میاں

ناشر:۔ مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

فہرست جاء الحق وزہق الباطل

اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کے سارے لوگوں کے تمام ظاہری اور پوشیدہ اعمال کی پوری خبر ہے اور آسمانوں کے تمام ظاہر و پوشیدہ تاروں کا بھی تفصیلی علم ہے۔ حالانکہ بعض بعض تارے اب تک فلاسفر کو سائنسی آلات سے بھی معلوم نہ ہو سکے۔ حضور علیہ السلام نے ان دونوں چیزوں کو ملاحظہ فرما کر فرمایا کہ عمر کی نیکیاں تاروں کے برابر ہیں۔ دو چیزوں کی برابری یا کمی بیشی وہ ہی بتا سکتا ہے جسے دونوں چیزوں کا علم بھی ہو اور مقدار بھی معلوم ہو۔

ان کے علاوہ اور بہت سی احادیث پیش کی جا سکتی ہیں۔ مگر اختصاراً اسی قدر پر کفایت کی گئی ان احادیث سے اتنا معلوم ہوا کہ تمام عالم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے اس طرح ہے۔ جیسے اپنی کفِ دست۔ خیال رہے کہ عالم کہتے ہیں ماسوا ءاللہ کو تو عالم اجسام، عالم ارواح، عالم امر، عالم امکان عالم ملائکہ، عرش و فرش غرضیکہ ہر چیز پر حضور علیہ السلام کی نظر ہے اور عالم میں لوح محفوظ بھی ہے۔ جس میں سارے حالات ہیں۔ دوسرے یہ معلوم ہوا کہ اگلے پچھلے سارے واقعات پر بھی اطلاع رکھتے ہیں تیسرے یہ معلوم ہوا کہ تاریک راتوں میں تنہائی کے اندر جو کام کیئے جاویں وہ بھی نگاہ مصطفےٰ علیہ السلام سے پوشیدہ نہیں کہ عبداللہ کے والد حذیفہ کو بتا دیا۔ چوتھے یہ معلوم ہوا کہ کون کب مرے گا۔ کہاں مرے گا کس حال میں مرے گا۔ کافر یا مومن، عورت کے پیٹ میں کیا ہے یہ بھی میرے حضور علیہ السلام پر مخفی نہیں غرضیکہ ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ علم میں ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

تیسری فصل

شارحین احادیث کے اقوال میں، دربارۂ علم غیب

(۱) عینی شرح بخاری۔ فتح الباری ارشاد الساری شرح بخاری، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں حدیث نمبر ۱ کے ماتحت ہے:

فِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّهٗ اَخْبَرَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ بِجَمِيْعِ اَحْوَالِ الْمَخْلُوْقَاتِ مِنْ اِبْتِدَائِهَا اِلٰى اِنْتِهَائِهَا۔

اس حدیث میں دلالت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک ہی مجلس میں ساری مخلوقات کے سارے حالات کی از ابتداء تا انتہاء خبر دے دی۔

(۲) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اور شرح شفا ملا علی قاری و زرقانی شرح مواہب۔ نسیم الریاض شرح شفا میں حدیث نمبر ۴ میں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھٰذا کتابنا ینطق علیکم بالحق صدق اللّٰہ العظیم

مقیاس الحنفیّت

جُنید زمان پیر طریقت مناظرِ اعظم

ابو عبد الوہاب مولانا محمد عمر صدیقی علیہ الرحمہ

المقیاس پبلشرز

۴- دربار مارکیٹ لاہور

اڈیشن اٹھائیسواں .... ذوالحجہ ۱۴۲۶ھ

قیمت: .... روپے

کمپوزنگ .... ایم جمیل اطہر، محمد علی صدیقی

المقیاس کمپیوٹر (لاہور)

تعداد ....

.... **ناشر** ....

علامہ محمد عبدالتواب صدیقی، محمد علی صدیقی

المقیاس پبلیشرز ۲۴ دربار مارکیٹ لاہور

میں رکھا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھی اس سے منہ موڑتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی کھڑ کھڑاہٹ کو سنتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کے پاس دو فرشتے منکر نکیر آتے ہیں تو اس کو بٹھاتے ہیں۔ پھر اس کو کہتے ہیں۔ کیا کہتا ہے تو اس شخص کے بارے میں۔ (اور اسی مقام پر بخاری شریف 1/178 میں مذکور ہے مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ ﷺ کہ تو کیا کہتا ہے۔ اس رجل محمد ﷺ کے بارے میں آپ نے فرمایا لیکن مومن پس کہتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ بے شک اللہ کے بندے ہیں۔ اور اس کے رسول ہیں۔ تمام روئے زمین میں کروڑوں مرتے ہیں۔ ہر ملک میں اور ہر ایک مردہ کو زندہ کر کے منکر نکیر ایک ہی وقت میں کروڑ ہا مقامات پر اٹھا کر بٹھاتے ہیں۔ اور نبی اکرم ﷺ بھی کروڑ ہا جگہ ایک ہی وقت میں تمام قبور میں پیش کیے جاتے ہیں۔ اور اسی وقت ہی صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین میں بھی آپ تشریف فرما ہوتے تھے۔ ایک ہی وجود اطہر کا اللہ کے حکم سے بلا تجزیہ نفس و بلا تعدد ذات ایک ہی وقت میں کروڑ ہا جگہ حاضر و ناظر ہونا ثابت ہو گیا۔ ایک ہی وقت میں روئے زمین پر بھی حاضر و ناظر ہیں جو اپنے زائرین کو مختلفہ مقامات پر زیارت سے مشرف فرما رہے ہیں۔ اور تحت الارض بھی کروڑ ہا ملکوں میں بلا امتیاز زیارت کروا رہے ہیں۔ اور خواص کو بلا نوم و بلا مراقبہ بالمشافہ زیارت سے سرفراز فرما رہے ہیں۔ جیسے کہ قبور میں اہل قبور کے واسطے نبی ﷺ کا حاضر و ناظر ہونا اور آپ کی پہچان پر فلاح کا دارومدار ہے۔ اسی طرح نوق الارض بھی ہر اہل ایمان کے واسطے آپ کو حاضر و ناظر سمجھنا کسوٹی۔ ایمان ہے۔ بلکہ اگر آدمی کو سمندر میں مچھلیاں نگل جائیں اور غذا بنا لیں تو وہاں بھی نکیرین آپ ہی کی ذات بابرکات کو جونفس کے واپس آنے سے اولیٰ تر ہیں بھی اور عالم ملکوت میں بھی اور لامکان میں بھی اور روضہ اطہر پر جانے والوں کو بھی سوال کا جواب وہیں فرماتے ہیں اور جنت پر تخت نشین بھی ہیں۔ اور ہر مقام پر سونے

حاضر و ناظر ہے؟ نہیں حالانکہ واقع صحیح ہے۔ لیکن اس کا بیان کرنا گستاخی ہے۔ چنانچہ نبی ﷺ نے اپنی ذات کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ جو طبرانی کی حدیث صحیح ہے۔ جس کو اکابرین دیوبندیہ وہابیہ نے بھی نقل کیا ہے۔ جلاء الافہام ص ۷۲ یَبْلُغُنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ (مجھے مصلی کا آواز پہنچتا ہے جہاں بھی ہو)

(۶) ابوداؤد ج ۱ ص ۲۳۴} وَاَتیٰ اَبُوْ بَکْرٍ بِکُلِّ مَاعِنْدَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ قَالَ اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (ابوبکر صدیقؓ اپنے گھر کا تمام مال نبی ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اے ابوبکر تو نے اپنے اہل کے واسطے کیا چھوڑا۔ تو ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی کہ میں ان کے واسطے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں)

اس حدیث سے ثابت ہوا۔ کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی نبی ﷺ کو حاضر و ناظر ہر مقام پر سمجھتے تھے۔ ورنہ آپ یہ نہ ارشاد فرماتے کہ میں اپنے گھر اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ اور نبی ﷺ نے بھی ابوبکر صدیقؓ کے اس عقیدہ کو صحیح ہونے کی بنا پر نہ روکا۔ ورنہ آپ فرما دیتے۔ کہ اے ابوبکرؓ میں تمہارے سامنے یہاں بیٹھا ہوں اور تم کہتے ہو کہ میں اللہ اور اس کے رسول کو گھر چھوڑ آیا ہوں۔ تمہارا یہ عقیدہ غلط ہے۔ جب ابوبکر صدیقؓ کو نبی ﷺ نے نہیں روکا تو تم حاضر و ناظر جاننے والوں کو کافر کیسے کہہ سکتے ہو۔ اور اگر کہو تو خلاف قرآن و حدیث ہے یا نہیں۔ اور نبی ﷺ کو حاضر و ناظر ماننے والے پر فتویٰ دینے والا ابوبکر صدیقؓ کو کیا کہے گا؟

آیئے تمہیں حدیث پاک سے تمہاری مرضی کے مطابق ہی دکھا دیں۔ کہ نبی ﷺ بوقت جفت زوجین بھی ملاحظہ فرما سکتے ہیں یا نہیں۔

مسلم شریف ج ۲ ص ۳۰۹} حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ قال حدثنا یزید بن ھارون قَالَ اخبرنا ابن عونٍ عن ابن سیرین عَنْ انس بن مالک قَالَ

كَانَ ابنٌ لابی طلحة يَشْتَكِیْ فَخرَجَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِیُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ مَافَعَلَ ابنِیْ قَالَتْ اُمِّ سُلَیمٍ هُوَا سکَنَ مِمَّا كَانَ فَقَرَبَتْ اِلَیهِ الْعِشَاءَ فَتَعَشّٰی ثُمَّ اَصَابَ مِنهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِیَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَتَی رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِیْ اَبُوْطَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتّٰی تَاْتِی بِهِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم الخ

انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ کا ایک بیٹا بیمار تھا تو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے تو لڑکا فوت ہو گیا پھر جب ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس ہوئے تو فرمایا میرے لڑکے کا کیا حال ہے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ پہلے سے کچھ آرام ہے تو حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عشا کا کھانا چنا تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانا تناول فرمایا پھر حضرت ابوطلحہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہمبستری کی پھر جب فارغ ہوئے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے لڑکے کو ملاحظہ فرمانے کے لئے عرض کیا تو وہ فوت ہو چکا تھا انہوں نے دفن فرمایا جب صبح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اطہر میں حاضر ہوئے تو لڑکے کی فوتیدگی کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کیا تم نے رات کو جماع کیا ہے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا کہ جی ہاں آپ نے دعا فرمائی (ایسے صابرین شاکرین کو) یا اللہ برکت کر تو (آپ کی دعا سے) ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو مجھے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس بچے کو اٹھالو حتی کہ تو اس کو نبی علیہ السلام کی خدمت میں لا اور بھیجیں اس نے بچے کے ساتھ کھجوریں تو نبی علیہ السلام نے اس کو قبول فرمایا۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچے کے فوت ہونے کی آپ کو اطلاع دی تو آپ نے اَعَرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ فرمایا کہ کیا تم نے جماع کیا ہے آپ کے اس ارشاد سے

ثابت ہوا کہ حضور ﷺ زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں یہ علیحدہ امر ہے کہ آپ مثل کراما کاتبین ایسے واقعات سے اپنی نظر کو محفوظ فرمالیں۔

(۷) ابوداؤد ج ۱ ص ۱۴۷-۱۴۶ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی ﷺ نے نماز میں تشہد کے وقت ان کلمات پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہمیں ایسے تشہد سکھاتے تھے۔ جیسے قرآن کی سورۃ اور تشہد کے لفظ کو ہی نبی ﷺ نے اس جملہ کے واسطے مقرر فرمایا۔ کہ اس جملہ میں نبی ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے پر واضح دلیل ہے۔ اسی مطابقت کی وجہ سے ان کلمات کا نام تشہد رکھا گیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب نبی کریم ﷺ اللہ کے روبرو حاضر ہوئے تو یہ کلمات آپ کی حضوری کے اللہ تعالیٰ نے استعمال فرمائے۔ اور وہی کلمات آپ کی حضوری والے آپ نے اپنی امت کو ارشاد فرمائے وہ کلمات یہ ہیں مذکورہ بالا صفحہ پر اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ جب نمازی تشہد کے وقت بیٹھتا ہے تو اس کی حالت کچھ اور ہوتی ہے۔ یعنی باوضو ہونا۔ قبلہ رخ ہونا نماز الٰہی میں مشغول ہونا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر مؤدبانہ انداز سے کہے۔ کہ اے نبی ﷺ آپ کی ذات پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اب نمازی کا اس نماز کی حالت میں ہر وقت کی تبدیلی پر یعنی ہر نماز میں اور ہر دو رکعت کے بعد نبی ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ اور سلام ندائیہ کہنا پڑتا ہے سلام سے فارغ ہونے کے بعد اس عقیدہ سے متنفر ہونا یہ عین نفاق کی دلیل ہے۔ حالانکہ غیر مقلدین کے بڑے وہابی نواب صدیق حسن خاں بھوپالی بھی یہی لکھتے ہیں۔